روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
فون 213029

جلد 47-82نمبر277 | جمعہ 11شعبان-1418ھ 12فتح1376ہش 12-دسمبر1997ء

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا جنازہ

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا جنازہ 12-دسمبر1997ء کو جمعہ کے روز جمعہ کی عبادت کے معاً بعد بیت اقصیٰ میں ادا کیا جائے گا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کمزور مخلوق ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بدوں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس کا وجود اور اس کی پرورش اور بقاء کے سامان سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہیں۔ احمق ہے وہ انسان جو اپنی عقل و دانش یا اپنے مال و دولت پر ناز کرتا ہے' کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا عطیہ ہے۔ وہ کہاں سے لایا؟ اور دعا کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنے ضعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصور کرے۔ جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا' اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا اور اس طرح پر دعا کے لئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہو گا۔ جیسے انسان جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور دکھ یا تنگی محسوس کرتا ہے' تو بڑے زور کے ساتھ پکارتا اور چلاتا ہے اور دوسرے سے مدد مانگتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ اپنی کمزوریوں اور لغزشوں پر غور کرے گا اور اپنے آپ کو ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا' تو اس کی روح پورے جوش اور درد سے بے قرار ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے گئی اور چلائے گی اور یا رب یا رب کہہ کر پکارے گی۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 273)

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی تدفین کے انتظامات مکمل کر لئے گئے

آپ کی رہائش گاہ پر آخری دیدار کرنے والوں کا تانتا بندھا ہوا ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا جسد خاکی آپ کی رہائش گاہ واقع دارالصدر میں رکھے جانے کے بعد افراد جماعت کی بڑی تعداد آپ کا آخری دیدار کرنے کے لئے آ رہی ہے۔ اور آپ کی رہائش گاہ پر آنے والوں کا مسلسل تانتا بندھا ہوا ہے۔ ایک کمرہ کو برف کی بڑی بڑی سلیں اور ائر کنڈیشنز لگا کر ٹھنڈا کیا گیا ہے۔ وہاں پر آنے والے ایک سمت سے داخل ہوتے ہیں اور دوسری سمت سے باہر نکل جاتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب کا جسد خاکی دس دسمبر کی شام کو ہی آخری دیدار کے لئے رکھ دیا گیا تھا۔ حضرت میاں صاحب کے چہرے پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آپ نہایت پر سکون گہری نیند سو رہے ہیں۔ آپ کے چہرے پر گہرا اطمینان اور سکون ہے۔ جو ہر دیکھنے والے کو متاثر کرتا ہے۔

دارالضیافت نے جنازہ میں شریک ہونے والے مہمانوں کی رہائش کے لئے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ تحریک جدید کا بڑا گیسٹ ہاؤس' صدر انجمن احمدیہ کا گیسٹ ہاؤس اور خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کے گیسٹ ہاؤسز کے انتظامات دارالضیافت نے اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں تاکہ آنے والے تمام مہمانوں کو ٹھہرایا جا سکے۔

چونکہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کے والد گرامی تھے لہذا مہمان خواتین کا دفتر لجنہ مرکزیہ میں رہائش کا انتظام کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ زنانہ بیرکس میں انتظامات کو دوگنا کر دیا گیا ہے۔ قناتیں اور چارپائیاں بھجوادی گئی ہیں۔

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر

باقی صفحہ 7 پر

نمایاں کامیابی

○ محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی بھتیجی ڈاکٹر عاصمہ باجوہ صاحبہ نے فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور کے کانووکیشن کے موقع پر 5 گولڈ میڈل اور ایک سلور میڈل وزیر اعظم پاکستان سے حاصل کیا۔ ان میں ایک صدارتی گولڈ میڈیل بھی شامل ہے۔ عزیزہ گروپ کیپٹن (ر) محمود احمد باجوہ صاحب لاہور کینٹ کی بہو اور سلیم ناصر باجوہ لاہور کینٹ کی بیٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

تقریب شادی

○ مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی انچارج برازیل لکھتے ہیں

خاکسار کی بھانجی عزیزہ طاہرہ ثمینہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر کی تقریب نکاح و رخصتانہ مورخہ 97-11-27 بروز جمعرات محلہ فیکٹری ایریا ربوہ میں عمل میں آئی۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل ربوہ نے عزیزہ طاہرہ ثمینہ کا نکاح مکرم عبدالرشید (ALESANDRO GARCIA) آف برازیل کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار (\$8,000.00) امریکن ڈالر زحق مہر پر پڑھا۔ آپ نے فریقین کو کلام الٰہی کی تعلیم کے مطابق ہمیشہ سچ بولنے۔ حق بات کہنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی۔

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے تقریب رخصتانہ کے مبارک موقع پر دعا کروائی۔ بارات کی روانگی کے موقع پر خاکسار نے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 97-11-28 کو دعوت ولیمہ منعقد ہوئی اس موقع پر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے دعا کروائی۔ عزیزہ طاہرہ ثمینہ مولوی محمد شریف صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ کی نواسی ہیں اور مکرم عبدالرشید صاحب برازیل کے باشندہ ہیں نہایت مخلص اور دیندار اور جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر خدمات دینیہ بجالا رہے ہیں۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم سفیر الدین بابر صاحب ابن مکرم شیخ ظہور الدین صاحب دارالعلوم غربی (ثناء) جرمنی میں بیمار ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی کیلئے درخواست ہے۔

قیمت	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد	روزنامہ
2 روپے 50 پیسے	مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

12 فتح 1376 ھش 12 دسمبر 1997ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کرلینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردی کی طرح پھینک دئے جاتے ہیں اور ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا تو اسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذراسی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔"

اس ارشاد میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں اور قابل غور ہیں۔ پہلی تو یہ کہ بیعت کی اس لئے جاتی ہے کہ خدا راضی ہو جائے۔ بیعت محض انسانوں کے ایک جتھے میں شامل ہونے کا نام نہیں ہے اگرچہ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے کہ بیعت کرکے ہم ایک جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں لوگوں کو بھی پتا چلتا ہے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں اور ہمارا دل بھی اس سے کچھ اطمینان پکڑتا ہے لیکن بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کیا جائے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلا جائے اور اس کا قرب حاصل کیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ بیعت کرلینا پوست بھی ہو سکتا ہے اور مغز بھی۔ اگر پوست ہے تو اس سے خدا راضی نہیں ہو گا۔ بیعت کرلینے کے باوجود ہم خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر نہ چلتے ہوئے اسے راضی نہیں کرسکتے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی بیعت کو مغز بنائیں۔ یہ چھلکا نہ ہو۔ اور مغز بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جو کچھ ہم سے کہا جاتا ہے وہ ہم کریں۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کریں۔ اور ان کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے قریب سے قریب تر کرتے چلے جائیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری بیعت مغز ہے پوست نہیں۔ اس کے لئے ہمیں جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے اور اس جدوجہد کے بغیر ہماری بیعت کوئی معنے نہیں رکھتی۔

پس یہ دو باتیں ہمیشہ مد نظر رہنی چاہئیں۔ کہ بیعت کی اصل غرض صرف جماعت میں شمولیت نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے اور دوسری یہ بات کہ صرف بیعت کافی نہیں کیونکہ بیعت پوست بھی ہو سکتی ہے اور مغز بھی۔ ہمیں دراصل مغز حاصل کرنا ہے۔ ہماری بیعت ایسی بیعت ہونی چاہئے کہ اسے مغز کہا جاسکے۔ مغز ہی حقیقی طور پر مفید چیز ہے۔ اور اگر ہمیں یہ نہ پتہ چلے کہ ہماری بیعت مغز ہے تو ہمیں اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اسی طرح حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"خدا کا وجود ہے اور وہ ایسی شے ہے کہ جس قدر اس پر ایمان بڑھتا جاوے اسی قدر قوت ملتی جاتی ہے۔ اور وہ نہاں در نہاں ہستی نظر آنے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ کھلے کھلے طور پر اس کو دیکھ لیتا ہے اور پھر یہ قوت دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ یہی ایک بات ہے جس کی تلاش دنیا کو ہونی چاہئے مگر آج یہ قوتیں دنیا میں نہیں رہیں۔"

اس سے پہلے جو ارشاد ہم نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اس میں واضح طور پر یہ اعلان فرمایا گیا ہے کہ بیعت کی اصل غرض خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے یا خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرنے کے لئے' یہ نہایت ضروری بات ہے کہ ہمیں اس کے وجود کا یقین ہو۔ اور نہ صرف یقین ہو بلکہ اس پر ہمارا ایمان بڑھتا چلا جاوے۔ جوں جوں ہمارا ایمان خدا تعالیٰ پر بڑھتا چلا جاوے گا ہمیں اس کی صفات کی سمجھ آتی چلی جائے گی۔ ہم اس کی رضا کی راہوں پر چلنے کے لئے زیادہ سے زیادہ جذبہ اپنے اندر پائیں گے۔

پس بیعت کو مغز بنانے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین ہو اور ہمارا ایمان اس میں بڑھتا جائے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے جس قدر ایمان بڑھتا جائے گا۔ اسی قدر مزید قوت ملتی چلی جائے گی اور وہ زیادہ سے زیادہ ہمیں نظر آنے لگے گا۔ جو چیز غیب میں ہوتی ہے ایمان تو اس پر بھی لایا جاتا ہے۔ لیکن جب وہ نظر آنے لگے تو وہ دل میں یقین کی طرح ایک جذبہ پیدا کر دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھتا چلا جائے تو اس کی نہاں در نہاں ہستی گویا ایسے ہے کہ جیسے ہمارے سامنے آکر کھڑی ہو گئی ہو۔ جیسے ہمیں کہا گیا ہے کہ عبادت کرتے وقت یہ سمجھیں کہ آپ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں اور اگر ایسا نہیں تو کم از کم یہ سمجھیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ ان کے وقوع پذیر ہونے کے لئے انسان کو یہی تصور کرنا پڑتا ہے کہ خدا اس کے سامنے کھڑا ہے۔ پس جوں جوں خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھتا چلا جاتا ہے اس کی نہاں در نہاں ہستی ہمیں نظر آنے لگتی ہے۔ اور ہمیں یہ بھی احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہم اسے دیکھ رہے ہیں اور ہمارے دل میں یہ یقین بھی پیدا ہوتا ہے کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اور حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق دنیا کو سب سے زیادہ اسی بات کی تلاش ہونی چاہئے کہ وہ خدا کو دیکھ لے۔ کہ وہ یہ محسوس کرے کہ خدا اس کے سامنے کھڑا ہے۔

پس بیعت کرنے کے بعد ہمارا خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھنا چاہئے۔ بڑھتے رہنا چاہئے۔ اور اس سے ہمیں یہ طاقت ملنی چاہئے کہ ہم خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنے لگیں۔ بے شک ہماری جسمانی آنکھیں تو اسے نہیں دیکھ سکتیں لیکن ہماری روحانی آنکھیں اسے ہر وقت دیکھیں۔ اور ہم اس کی رضاء کی راہوں پر چلتے ہوئے اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کو پا لیں اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا کر۔

زندگی کی دوڑ میں آگے نکل
جس قدر ہو تیز رفتاری سے چل
یہ بڑا اعزاز تو ہوگا مگر
عاجزی اور انکساری کا ہے پھل
یہ بھی ہے امکاں کہیں گر جائے گا
گر مگر تو آپ ہی گر کر سنبھل

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

عورت کی ضروریاتِ زندگی

غرض مہر چونکہ عورت کی ساری عمر کے اخراجات کے لئے ہوتا ہے اور ان ضرورتوں کے لئے ہوتا ہے جو اسے آئندہ زندگی میں پیش آتی ہیں اس لئے اس کا نکاح کے موقعہ پر اسے اس لئے دے دینا کہ وہ اپنے ماں باپ کو دے دے یا کسی اور ایسے مصرف میں لے آئے جو اتنا ضروری نہیں درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے اس وقت اتنا بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مال کی کیا حقیقت ہے اور اس کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ بیاہتا زندگی کی کیا ضرورتیں ہیں۔ وہ اس وقت سمجھتی ہے خاوند کے گھر جا کر جو چاہوں گی لے لوں گی لیکن اسے نہیں معلوم کہ جو کچھ وہ اس وقت سمجھ رہی ہے وہ درست نہیں بلکہ اس کے پاس کچھ اپنا مال ہونا بھی ضروری ہے جسے وہ اپنے طور پر خرچ کر سکے۔ جیسے مثلاً ماں باپ کی مدد ہے یا بھائیوں کی مدد ہے یا رشتہ داروں کی مدد ہے۔

ان باتوں کے ماسوا مہر کا روپیہ اس کے اپنے اور اس کے بال بچوں کے کام آسکتا ہے۔ خاوند کی زندگی میں بھی وہ اسے خرچ کر سکتی ہے لیکن خاوند جب مرجائے تو پھر وہ اس سے اپنا گزارہ کر سکتی ہے۔ اور یہی روپیہ اس کی اور اس کے بال بچوں کی پرورش کا باعث ہو سکتا ہے۔ لیکن ان حالات سے وہ ابتداء میں ناواقف ہوتی ہے۔ اور اگر ایسے وقت میں اس کے والدین اس کے مہر کا روپیہ لے لیں تو وہ موقعہ پڑنے پر بالکل تہی دست ہوگی اور مشکلات میں پڑ جائے گی۔ پس یہ جائز نہیں کہ مہر پہلے ہی ماں باپ لے لیں۔ ہاں عورت انہیں قابل امداد سمجھ کر اس میں سے اس وقت دے سکتی ہے۔ جب وہ شادی کے بعد اپنی ضرورتوں اور حاجتوں سے واقف ہو جائے۔ یوں تو عورت اپنے خاوند کو بھی مہر کا روپیہ دے سکتی ہے لیکن یہ نہیں کہ خاوند مہر ادا کئے بغیر ہی لینے کا اقرار کرالے۔ اس طرح عورت سمجھتی ہے مہر پہلے کونسا مجھے ملا ہوا ہے صرف زبانی بات ہے اس کا معاف نہ کرنا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ اس لئے کہہ دیتی ہے کہ میں نے معاف کیا۔ ورنہ اگر اسے دے دیا جائے اور وہ اس کے مصارف جانتی ہو تو پھر معاف کرا لینا اتنا آسان نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر ائمہ کبار اور بزرگوں کا فیصلہ تو یہ ہے کہ کم از کم سال کے بعد عورت اپنا مہر اپنے خاوند کو دے سکتی ہے۔ یعنی مہر وصول کرنے کے بعد ایک سال تک وہ اپنے پاس رکھے۔ اور پھر اگر چاہے تو خاوند کو دے دے۔

مہر ضرور ادا کرنا چاہئے حکیم فضل دین صاحب جو ہمارے سلسلہ میں سے ہوئے ہیں ان کی دو بیویاں تھیں۔ ایک دن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا مہر (دینی) حکم ہے اور ضرور عورتوں کو دینا چاہئے۔ اس پر حکیم صاحب نے کہا میری بیویوں نے مجھے معاف کر دیا ہوا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کیا آپ نے ان کے ہاتھ میں رکھ کر معاف کرایا تھا؟ کہنے لگے نہیں (-) یونہی کہا تھا اور انہوں نے معاف کر دیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا پہلے آپ ان کی جھولی میں ڈالیں پھر ان سے معاف کرائیں (یہ بھی ادنیٰ درجہ ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ مال عورت کے پاس کم از کم ایک سال رہنا چاہئے اور پھر اس عرصہ کے بعد اگر وہ معاف کرے تو درست ہے) ان کی بیویوں کا مہر پانچ پانچ سو روپیہ تھا۔ حکیم صاحب نے کہیں سے قرض لے کر پانچ پانچ سو روپیہ ان کو دے دیا۔ اور کہنے لگے تمہیں یاد ہے تم نے اپنا مہر مجھے معاف کیا ہوا ہے۔ سو اب مجھے یہ واپس دے دو۔ اس پر انہوں نے کہا۔ اس وقت ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ نے دے دینا ہے۔ اس وجہ سے کہہ دیا تھا کہ معاف کیا۔ اب ہم نہیں دیں گی۔ حکیم صاحب نے آکر یہ واقعہ حضرت صاحب کو سنایا کہ میں نے اس خیال سے کہ روپیہ مجھے واپس مل جائے گا ایک ہزار روپیہ قرض لے کر مہر دیا تھا مگر روپیہ لے کر انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت صاحب یہ سنکر بہت ہنسے اور فرمانے لگے۔ درست بات یہی ہے کہ پہلے عورت کو مہر ادا کیا جائے اور کچھ عرصہ کے بعد اگر وہ معاف کرنا چاہے تو کر دے ورنہ دیئے بغیر معاف کرانے کی صورت میں تو "مفت کرم داشتن" والی بات ہوتی ہے۔ عورت سمجھتی ہے نہ انہوں نے مہر دیا اور نہ دیں گے۔ چلو یہ کہتے جو ہیں معاف کر دو مفت کا احسان ہی ہے نا۔ تو جب عورت کو مہر مل جائے پھر اگر وہ خوشی سے دے تو درست ہے ورنہ دس لاکھ روپیہ بھی اگر اس کا مہر ہو مگر اس کو ملا نہیں تو وہ دے دے گی۔ کیونکہ وہ جانتی ہے کہ میں نے جیب سے نکال کے تو کچھ دینا نہیں صرف زبانی جمع خرچ ہے اس میں کیا حرج ہے۔ پس عورتوں سے معاف کرانے سے پہلے ان کو مہر دیا جانا ضروری ہے۔ اور اگر یہ مہر ایسے وقت میں دیا جاتا ہے جب ان کو اپنی ضروریات کی خبر نہیں یا جبکہ والدین ان سے لینا چاہتے ہیں تو یہ ناجائز ہے اور بردہ فروشی ہے جو کسی طرح درست نہیں ہو سکتی۔

دھوکہ دہی جائز نہیں اگر بردہ فروشی کی صورت نہ بھی ہو تو بھی ناجائز ہے کہ ایسا فعل کیا جائے جس سے عورت کو نقصان پہنچے۔ ایسا سودا دھوکہ ہے' ناجائز ہے۔ ایک بچہ اگر اپنا مکان بیچ دے تو کیا یہ سودا درست ہو گا؟ یقیناً نہیں۔ کیونکہ اس کو ابھی اپنے نفع و نقصان کا علم نہیں۔ اس لئے اس حالت میں اگر وہ ایسا کام کرے گا تو درست تصور نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح عورت کا مہر اگر اس کی ناسمجھی کی حالت میں جبکہ اس کو آئندہ پیش آنے والے اخراجات کا علم نہیں لے لیا جائے تو یہ ٹھیک نہیں۔

عورت کس وقت مہر دے سکتی ہے

باقی صفحہ 7 پر

تبصرہ کتب

نوید منزل

(ثاقب زیروی کا تازہ مجموعۂ کلام)

ہماری جماعت کی تاریخ میں جن شعرا کو خاص مقام حاصل ہے اور جن کو ائمہ جماعت احمدیہ کی خصوصی شفقتوں سے وافر حصہ پانے کی سعادت عطا ہوئی ہے ان میں جناب ثاقب زیروی کا نام بلا شبہ ایک نمایاں اور روشن نام ہے۔ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسوں پر 50 سال تک اپنے مخصوص مسحور کن لحن میں حضرت بانی سلسلہ کا کلام اور پھر اپنا تازہ کلام سنانا لاکھوں احمدیوں کو یاد ہے۔

جناب ثاقب زیروی کا ابتدائی مجموعہ دورِ خسروی کے نام سے سامنے آیا اور جماعت احمدیہ میں قبول عام کی سند پا گیا۔ اس کے بعد دوسرا مجموعہ شہابِ ثاقب کے نام سے آیا اور اب یہ تیسرا مجموعہ ہے جو نویدِ منزل کے نام سے حال ہی میں زیور طبع سے آراستہ ہوا ہے۔

محترم ثاقب زیروی صاحب کے دوست احباب یوں تو ایک عرصے سے تقاضا کر رہے تھے کہ ان کا نیا مجموعہ کلام سامنے آنا چاہئے مگر ثاقب صاحب ایک ادائے بے نیازی سے طرح دے جاتے رہے۔ اگرچہ ان کا کلام تو ان کے شہرۂ آفاق ہفت روزہ "لاہور" میں اور دیگر جماعتی اخبارات و رسائل میں شائع ہوتا رہتا تھا لیکن یکجائی طور پر مجموعہ کو پڑھنا اور اس لذت سے اٹھانا ایک دوسری بات ہوتی ہے۔ لہٰذا دوستوں کا اصرار جاری رہا آخر ہمارے دوست اور جماعت کے معروف قلمکار اور محقق مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر اس میدان میں فتحیاب ٹھہرے اور بالآخر ثاقب صاحب کو راضی کرنے اور مجموعہ کو شائع کرانے میں کامیاب ہو گئے۔

اس مجموعے میں جتنی بھی نظمیں ہیں وہ سب کی سب ایک مخلص احمدی کے قلب صافی سے نکلی ہوئی دردمندانہ آوازیں ہیں جن میں ایک سادہ مگر فدائی احمدی کا عکس جھلملا رہا ہے۔ ہر شعر ایمان اور ایقان کی تازگی کے ساتھ منزل کے حصول کی نوید دے رہا ہے۔ اس میں "قادیان ......" جیسی مشہور و معروف نظم بھی ہے جو ایک عرصہ تک احمدی بچوں اور بڑوں کا محبوب ترانہ رہی۔ اسی مجموعہ میں وہ شعر بھی ہے کہ

ثاقب یہ کرم بھی کیا کم ہے' ناصر جو لیا طاہر بخشا
ورنہ دیوانے مر جاتے سر ٹکرا کے دیواروں سے

اس مجموعے کی ایک خاص بات اس کا پیش لفظ ہے جو مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر نے لکھا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

پیش رس

شعراء اور ادیب حضرات کو بھی عجیب و غریب عادات ودیعت ہوتی ہیں کہ حضرت ثاقب زیروی ایک ہفت نامے کے مدیر ادارہ تحریر ہونے کے باوجود ذاتی پبلسٹی کو چنداں پسند نہیں کرتے حالانکہ وہ جماعت احمدیہ کے ایسے مقبول و محبوب شاعر ہیں۔ جنہیں خدام و انصار کے اجتماعات کے علاوہ 1939ء سے 1989ء تک جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسوں کے سٹیج پر اپنا کلام سنانے کی سعادت حاصل رہی اور 1974ء سے لے کر 1983ء تک ان کے منظومات تو وہ فقید المثال قومی سرمایہ ہیں جو مایوس و ملول دلوں کے لئے امید و تمکنت کا پیغام ثابت ہوئیں۔ ربوہ میں جلسہ سالانہ پر "حالات حاضرہ" سے متعلق ان کے اشعار (جنہیں وہ اپنے مخصوص ترنم میں ادا کرتے تھے) سماعت میں گھلتے ہی روحوں میں اتر جاتے تھے اور پھر سارا سال انہیں دوہراتے الاپتے اور کسب تمکنت کرتے گذر جاتا تھا۔

(1974ء کے جلسہ پر) میں نے سنا کہ حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان جو اکثر خرابی صحت کے باعث کار میں بیٹھ کر جلسہ کی تقاریر سنا کرتے تھے پہلے شعر کے بعد ہی کار سے نکل کر سٹیج پر پہنچ گئے۔ یہ کہتے ہوئے "حمیدیہ صرف سننے کی نہیں دیکھنے کی بھی چیز ہے۔ (حمید سے مراد چوہدری حمید نصراللہ خان ہیں جو حضرت چوہدری صاحب کے بھتیجے اور داماد ہیں اور امیر جماعت احمدیہ لاہور) ثاقب اس وقت اپنی نظم "انجام" سنا رہے تھے اور پنڈال نعروں سے کھول رہا تھا۔

مگر میں نے جب بھی ان کے اس قومی سرمایہ کی اشاعت کے لئے کہا وہ طرح دے گئے۔ حتیٰ کہ انہیں 1996ء کے اوائل میں "برین ہیمرج" کا عارضہ لاحق ہوا اور حضرت امام جماعت احمدیہ اور دردمندان جماعت کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے خالق دو جہاں نے کامیاب اپریشن کے بعد انہیں خارق عادت طور پر شفا بخشی جس کے بعد میں نے ایک بار پھر اپنی گذارش دوہرائی تو اس احساس کے تحت کہ یہ نئی زندگی انہیں صرف خدمت دین کے لئے عطا ہوئی ہے وہ کسی قدر مائل ہوئے مگر ان کی "ذاتی پبلسٹی" سے گریز کی جبلی صفت یا کمزوری قدم قدم پر آڑے آتی رہی اور مجھے ان سے "نوید منزل" کا مسودہ حاصل کرنے میں پورے چھ ماہ لگ گئے۔

زیر نظر "نوید منزل" تین حصوں پر مشتمل ہے۔

اول:- وہ منظومات جو شاعر نے 1983ء تک جماعت احمدیہ پاکستان کے جلسہ سالانہ کی سٹیج سے پڑھیں اور جنہیں شیدایان احمدیت نے محبت و رأفت بھرے کانوں سے سنا۔

دوم:- "قادیان (---)" نصرت جہاں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت اللہ ہادی

دیارِ مغرب کے چند تذکرے

لندن میں ایک ہفتہ کے بعد ہم نے بیلجیئم کا رخ کیا۔ یورالائن بھی عجیب چیز تھی۔ پہلے ہم سمجھے کہ شاید یہ کسی ایئرلائن کا نام ہے۔ کسی نے کہا یہ بحری جہاز کا نام ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ ایک جسم توڑ اور اعصاب شکن بس کا نام ہے۔ یہ لندن میں وکٹوریہ کے پاس سے چلتی ہے اور یورپ کے کونے کونے تک جاتی ہے بلکہ استنبول بھی جاتی ہے۔ خیر جیسے ہی بس پر سوار ہونے کے لئے وکٹوریہ پہنچے تو لوگوں کا ایک بے پناہ ہجوم تھا اور واقعی ایئرپورٹ کی طرح یہاں بھی خوب مسافروں کی گہما گہمی تھی۔

وہاں پر مشتاق احمد صاحب اعوان سے ملاقات ہوئی جو پیرس جانے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ آپ ہمارے ٹورانٹو میں پڑوسی ہیں۔ اور مشرقی یورپ کی سیرو تفریح میں بھی پڑوس کا حق خوب ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں واقعی مثمر بثمرات حسنہ بنایا ہے۔ (اللہ نے چاہا تو) سب بچے لائق و فائق ہیں۔ اعوان صاحب ایڈووکیٹ بیگم سمیت بیلجیئم، فرانس، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ اور جرمنی کی سیرو تفریح کا ارادہ رکھتے تھے۔ حسن اتفاق سے جہاں ہم جاتے کم و بیش اگلے روز وہاں موجود ہوتے۔ بہت خلیق اور بھلے انسان ہیں۔

بہرکیف ہم نے بیلجیئم جانے کی غرض سے مانیٹر پر نظر دوڑائی اور کھڑکی نمبر 10 کا رخ کیا اور بس کا ٹکٹ خریدا اور احتیاطاً اسی بس کے "ایئرپورٹ" سے بیلجیئم کا زر مبادلہ بھی حاصل کیا۔ چنانچہ شام کو ہم بس میں سوار ہوئے تو بیٹھتے ہی ہمیں سیٹ بیلٹ باندھنے کا حکم ہوا لیکن آگے چل کر معلوم ہوا کہ اس میں تو ہاتھ اور پاؤں دونوں باندھے جاتے ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ جب رات کا آدھا حصہ گزر گیا تو ایک نئے سفر کا آغاز ہوا۔ زندگی میں کشتی رانی بھی کی اور کشتی پر سوار ہوئے لیکن دیوہیکل، جنات قسم کا بیڑا جس کو ہم بحری جہاز کہتے ہیں مغرب میں اس کا ننھا منا نام Ferry رکھا گیا ہے۔ اس فیری کی سات منزلیں تھیں۔ نام سنو تو کچھ! دیکھو تو کچھ! ایسی فیری جس میں ریل گاڑیاں، بڑے بڑے ٹریلرز، بڑی بڑی بسیں، بے شمار کاریں اور لاکھوں ٹن سامان کے علاوہ لاتعداد مسافر ہوتے ہیں۔ الامان الحفیظ اللہ کا نام لے کر ہماری بس بھی فیری میں داخل ہوئی تو ڈرائیور نے حکم دیا کہ بس فوراً خالی کر دی جائے اور ٹھکا ٹھک فیری کے دوسری، تیسری، چوتھی، ساتویں منزل تک چلے جائیں۔ ہر ایک کو Duty Free Shop کے کوپن تھما دئے گئے۔ چیزوں پر ڈیوٹی تو شاید فری ہوگی لیکن ہر چیز کی قیمت آسمان سے باتیں کر رہی تھی۔ لینے کی ہمت نہ پڑتی تھی لیکن لوگ تھے کہ دیوانوں کی طرح ڈیوٹی فری شاپ کی طرف بھاگتے چلے جا رہے تھے۔ سگریٹ کے ایک نہیں، دو نہیں، پانچ چھ بڑے بڑے ڈبے لا رہے تھے اور الکحل کے کریٹ اٹھائے ہوئے لڑکے اور لڑکیاں مست نظر آتے تھے۔ ایسے لگتا کہ مفت کی شراب قاضی کو حلال والا معاملہ ہے۔ ہم نے نہ کبھی فیری دیکھی، نہ کبھی بحری جہاز پر سفر کیا اس لئے فیری کی ہر منزل کا ایک ایک کونہ کھدرا خوب غور سے دیکھا۔ ایک ایک کمرے کو جھانکا کہ یہ ہے کیا بلا سیرو تفریح کے شوق میں ہم سب سے اوپر کی منزل پر چلے گئے۔ وہاں ہوا اتنی تیز تھی اور تھپیڑے اتنے شدید کہ دانت بج رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ ہوا کے کسی نہ کسی تھپیڑے کی نذر ہو کر ہم عنقریب سمندر میں غرق ہو جائیں گے۔ سردی کی تاب نہ لا سکے تو نیچے اتر آئے۔ اور کھڑکیوں سے ہی سمندر کا نظارہ کرنے میں عافیت سمجھی۔ اڑھائی تین گھنٹے کی مسافت کے بعد دوسرے ساحل پر پہنچے تو بیلجیئم کی سرزمین شروع ہو چکی تھی۔ جیسے ہی فیری سے نیچے اترے تو بس غائب تھی ہمارے تو طوطے اڑ گئے۔ خیر خدا خدا کر کے فیری سے باہر پیدل جانے کا رستہ تلاش کیا تو قدرے فاصلے پر ہماری طرح کی بسیں کھڑی تھیں۔ اللہ بھلا کرے امیگریشن والوں کا انہوں نے ایک مسافر کی کمی کی وجہ سے ہماری بس کو روک لیا تھا کہ پہلے وہ مسافر برآمد کرو بہرکیف تمام مسافروں کو امیگریشن آفس کے روبرو پیش ہونا پڑا۔ اتنے میں ہم بھی وہاں پہنچ گئے اور ہمارا ڈرائیور مجھے سخت خوفناک آنکھوں سے دیکھ رہا تھا ویسے بھی ایشیائی چہرے ذرا یورپ اور امریکہ کے لوگوں سے مختلف ہوتے ہیں اس لئے ڈرائیور کو پہچاننا قدرے آسان ہو گیا۔ اور مجھے امریکہ کی لائن میں کھڑا کر دیا۔ یورپ والوں کو بلا روک ٹوک جانے دیا۔ ایشیائی ممالک کی الگ لائن تھی۔ پاکستان والے زیادہ مشکوک نظروں سے دیکھے جانے لگے۔ بہرکیف امیگریشن سے فارغ ہونے کے بعد بس روانہ ہوئی۔ چنانچہ شام کے پانچ بجے کے لگ بھگ Nord سٹیشن کے قریب یورالائن کے بس سٹاپ پر پہنچے جو برسلز میں واقع ہے اور بیلجیئم کا دارالخلافہ ہے۔ بس سے اترے اور مشن ہاؤس ٹیلی فون کرنے کی کوشش کی تو یہی پتہ نہیں چلتا تھا کہ ٹیلی فون کے Booth میں کتنے پیسے ڈالنے ہیں۔ بیلجیئم کی کرنسی تو ہم نے لندن میں حاصل کر لی تھی جو تھوک کے حساب سے بوریوں میں بند کرنے کے قابل تھی۔ اگر کسی کو معلوم نہیں کہ افراط زر کس کو کہتے ہیں تو وہ بیلجیئم یا جاپان کا رخ کرے۔ سینکڑوں ہزاروں سے کم میں بات ہی نہیں بنتی تھی۔ خیر خدا خدا کر کے ٹیلی فون کے پاس سے گزرنے والے ہر راہ گیر سے مدد چاہی اور کہا کہ معاف کیجئے! مقامی کال کتنے میں ہوتی ہے۔ کئی لوگوں سے پوچھا مگر ہر ایک نے سر ہلا دیا کہ ہمیں انگریزی نہیں آتی۔ بیلجن یا فرنچ زبان میں بات کرو۔ ہم ان کو کیسے بتاتے کہ ہم نے انگریزی کیسے سیکھی اور کہاں سے سیکھی۔ چہ جائیکہ بیلجن یا فرنچ زبان میں بات کرتے۔ سورج ڈھلتا گیا، تھکان بڑھتی گئی، مایوسی کے سائے دراز ہوتے چلے گئے۔ خدا خدا کر کے ایک فرشتہ صفت خاتون نظر آئیں۔ انہوں نے ہماری پریشانی کو بھانپ لیا اور اپنے ہی پرس سے ٹیلی فون کے بوتھ میں مناسب سکے ڈال دئے اور ہم نے مشن ہاؤس کال کر لی۔ مشن ہاؤس میں اس وقت وہاں کے نائب امیر شاہ صاحب تشریف فرما تھے جن سے کوئی جان پہچان نہ تھی۔ بیلجیئم کے امیر و مربی کیپٹن شمیم احمد خالد صاحب ابھی لندن میں براجمان تھے۔ جن سے کراچی سے شناسائی تھی۔ شروع سے ہی بہت اصول پسند ہیں۔ کیپٹن صاحب نیوی کا لباس زیب تن کئے ہوئے خوب چاق و چوبند ہو کر احمدیہ ہال آیا کرتے تھے۔ مسکراتا ہوا خوبصورت چہرہ لئے خدمت دین کے جذبے سے سرشار نظر آتے تھے اور ہم کراچی یونیورسٹی سے کتابیں لادے ہوئے میگزین لین کی راہ لیتے اور وہاں ڈیوٹی سرانجام دیتے تھے۔ ہم نے شاہ صاحب کو کیپٹن صاحب کا واسطہ دیا اور اپنے ایک عزیز حسان بن سعد کا ذکر کیا تو شاہ صاحب کے دل میں قدرے نرم گوشہ بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ حسن اتفاق سے اس روز وہاں مجلس خدام الاحمدیہ کا اجلاس تھا اور ارشد محمود صاحب ایک خادم کو لے کر اسے گھر چھوڑنے جا رہے تھے جو یورالائن بس سٹاپ کے قریب رہتے تھے۔ شاہ صاحب نے ان سے کہا کہ وہاں پر ایک احمدی مسافر ہے اسے اپنے ساتھ لیتے آئیں۔ تو ارشد محمود صاحب نے سر راہے ہمیں بھی اپنی کار میں بٹھا لیا اور مشن ہاؤس پہنچا دیا۔ وہاں پر چند جانے پہچانے چہرے دیکھے تو طبیعت خوش ہو گئی۔ بعض برسوں سے بچھڑے ہوئے دوست ملے۔ منور احمد بھٹی صاحب سے ملاقات ہوئی جو بڑے علم دوست انسان ہیں۔ نائیجیریا میں پڑھاتے رہے ہیں۔ یہاں فنانس کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

منور احمد طاہر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ کراچی میں ایک زمانہ میں ہمارے حلقہ کے قائد تھے۔ بہت بھلے نوجوان ہیں۔ انہوں نے ہمیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ ہم ان کے اخلاص کی وجہ سے ان کے ہاں چلے گئے۔ بڑے اخلاص سے ہماری خدمت تواضع کی۔ غالباً آٹھویں منزل پر رہتے تھے۔ ایلی ویٹر کا نام و نشان تک نہ تھا۔ تنگ و تاریک لکڑی کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے خوف آتا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے محلہ گڑھا چنیوٹ میں کسی کلکتہ کے تاجر حضرت شیخ کا مکان ہے۔ اگر کوئی بلڈ پریشر کا مریض ہو تو جاتے ہوئے دم توڑ دے یا آتے وقت زندگی کو خیرباد کہہ دے۔

اسی مشن ہاؤس میں غلہ منڈی ربوہ کے سلام ٹی سٹال والوں کے صاحبزادے ملے تو بے حد خوشی ہوئی۔ اور ہم نے سلام صاحب کے نام جھٹ سے ایک چٹھی لکھی اور ان کے صاحبزادے کو تھما دی۔ تاکہ ماضی کی چند یادیں تازہ ہو جائیں۔

اس طرح چند دوستوں سے ملاقات کے بعد نائب امیر صاحب کو یہ تو یقین ہو گیا کہ میں احمدی ہوں۔ کوئی غیر مانوس اور زیادہ اجنبی نہیں ہوں۔ عجیب حسن اتفاق تھا کہ نائب امیر صاحب میرے عزیز حسان کو بخوبی جانتے تھے بلکہ ان کے دوست تھے۔ ان کو تلاش کیا تو ان کا کچھ پتہ نہیں چلا کیونکہ وہ Hasselt میں رہتے تھے۔ Brussels میں نہیں۔ انہوں نے ان کے حلقہ کے صدر صاحب سے معلوم کیا تو ان کا تبدیل شدہ فون نمبر مل گیا۔ یہ عجیب بات دیکھنے میں آئی ہے کہ نارتھ امریکہ کے مقابل پر یورپ میں Mobile ٹیلی فون کا بہت زیادہ رواج ہے، نجانے کیوں۔ بہرکیف موبائیل ٹیلی فون پر ان کو اطلاع دی گئی تو وہ بہت خوش ہوئے اور آنے کے لئے رواں دواں ہو گئے۔ اس دوران ایک نوجوان عزیز فرحان نے ہماری بڑی خاطر مدارات کی۔ میں ان کو جانتا تھا نہ وہ مجھے جانتے تھے، محض احمدیت کا رشتہ تھا۔ جس نے اس حد تک پیار و محبت اور اپنائیت پیدا کر دی اور ساری تھکن اور گھبراہٹ دور ہو گئی۔ ایسے لگا جیسے میں اپنے گھر میں آ گیا ہوں۔ بعد میں محترم نائب امیر شاہ صاحب ہمارے دوست بن گئے۔

اگلے روز محترم امیر صاحب لندن سے برسلز پہنچ چکے تھے لہٰذا ان سے نیاز حاصل ہوئے۔ بڑے ہی شریف النفس، بھلے، خلیق، ملنسار ہیں ہمہ وقت متبسم چہرہ، بڑی محبت سے اپنے ہاں مدعو کیا۔ کینیڈا جماعت کے حال احوال دریافت فرمائے۔ سارا مشن ہاؤس دکھایا۔ اگرچہ مشن ہاؤس مختصر سا ہے مگر اپنی ضروریات کے لحاظ سے جامع ہے۔ مگر امیر صاحب بڑے علم دوست انسان ہیں۔ فرانسیسی زبان خوب فرفر بولتے ہیں اور ترجمانی کے فرائض بہت عمدہ ادا کرتے ہیں۔ حضرت صاحب کی آمد پر مجلس عرفان میں بہت عمدہ طریق سے ترجمانی کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور عموماً بحری سفرنامے سپرد قلم کرتے ہیں۔ جماعت کی لائبریری کے لئے آپ نے اعلیٰ مواد پر خصوصی توجہ دی ہے۔ وہاں پر بعض نادر، قیمتی اور نایاب نسخے بھی دیکھنے میں آئے۔ کم و بیش تمام دنیا کے صد سالہ جوبلی نمبر وہاں پر محفوظ ہیں۔ نمائش کی تصویروں میں راہ مولا میں قربان ہونے والوں کی بعض نادر تصاویر موجود ہیں۔ ویڈیوز کو بھی بڑی ترتیب سے رکھا ہوا ہے۔ گیسٹ ہاؤس، لائبریری اور ہال میں سب چیزیں بڑے سلیقے اور قرینے سے رکھی ہوئی ہیں۔ ہم نے مشن ہاؤس کی تصویریں لیں۔ کچھ ماضی کے تذکرے بھی سامنے آئے جن کا تعلق کراچی سے تھا۔ بہرکیف جو وقت کیپٹن صاحب کے ساتھ گزرا وہ محبت، اخوت، یگانگت اور جماعت کے اخلاص سے گزرا ہمارے عزیز حسان بن سعد بھی بیلجیئم کے قیام کے دوران ہمارے ساتھ سائے کی طرح رہے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اپنی کار میں کم و بیش کئی مرتبہ ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ بھی لے گئے۔ ان کی کار کیا تھی بس کسی قلندر کی زنبیل تھی۔ جو چیز مانگو اس میں دستیاب ہو جاتی تھی۔ ایش ٹرے سگریٹ کے ٹکڑوں سے اٹی ہوئی۔ موبائیل ٹیلی فون، کیسٹوں کا انبار، یورپ کے نقشے، شہروں کی گائیڈز، پچھلی سیٹ پر کپڑوں کی گٹھڑیاں، ہینگرز پر کوٹ اور نکٹائیاں لٹک رہی تھیں اور نجانے کیا کیا۔ کار کا پچھلا ٹرنک کھلے تو چلتی پھرتی ورکشاپ۔ وہ بندہ خدا اتنا دوست پرور اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

مرزامحمد اقبال مربی سلسلہ

گیمبیا کے ایک مخلص احمدی بھائی کا ذکر خیر

(مکرم کوسو کجیرا صاحب)

قریباً دو تین ماہ پہلے کی بات ہے کہ ایک مربی صاحب سے ملاقات ہوئی جو چند روز قبل ہی گیمبیا سے دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے کر واپس آئے تھے۔ ان سے ملاقات کے دوران گیمبیا کی جماعت کے حالات پر گفتگو ہوئی۔ دوران گفتگو جارج ٹاؤن جو کہ میکار تھی آئی لینڈ ڈویژن کا ہیڈ کوارٹر ہے اور جہاں مجھے تین سال سے زائد عرصہ قیام کرنے کا موقع ملا ہے کے احباب' بزرگوں اور بھائیوں کا بھی ذکر چل پڑا تو انہوں نے مجھے یہ افسوسناک خبر سنائی کہ مکرم غوث کجیرا صاحب معروف نام کوسو کجیرا کچھ عرصہ پہلے بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی وفات کا سن کر بڑا دکھ ہوا اور دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس مخلص اور فدائی احمدی کا کچھ ذکر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر دیا جائے تا وہ ان کے نقش قدم پر چل کر اپنے آپ میں روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق پا سکیں۔ اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کر سکیں۔ مجھے یاد ہے کہ میری ان سے پہلی ملاقات نومبر 1969ء میں اس وقت ہوئی تھی جب خاکسار مکرم مولانا داؤد احمد صاحب حنیف سابق امیر و مربی انچارج گیمبیا کے ہمراہ جارج ٹاؤن کے مربی ہاؤس پہنچا تھا جہاں اس وقت بڑے مودبانہ رنگ میں ایک قطار میں کھڑے احباب میں ان کا تعارف کرایا تھا۔ جن احباب سے اس وقت تعارف ہوا تھا' ان کے اسماء یہ ہیں مکرم سیدی مختار صاحب' مکرم کوسو کجیرا صاحب' مکرم محمد ساہو صاحب' مکرم اسحاقا ساتیاں صاحب' مکرم فوڈے ٹورے صاحب' مکرم موسیٰ بالا جاٹا صاحب' مکرم فامارا ساتیاں صاحب' ان احباب کا اس لئے ذکر کیا ہے کہ اکثر ان میں سے وفات پا چکے ہیں۔ اور احباب کو ان کیلئے دعائے مغفرت کی تحریک ہو۔

مکرم کوسو کجیرا صاحب بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ ان کے ذریعہ ہی جارج ٹاؤن جماعت میں یکجہتی' اتفاق و اتحاد اور یگانگت کی روح قائم ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اپنے ایک بیٹے کی وفات پر ثابت قدمی اور استقامت کا مظاہرہ نہ کرتے تو یہاں شاید جماعت کی بنیاد کو مضبوط اور قائم ہونے میں اور وقت لگ جاتا یا اس وقت کے مقامی حالات کے مطابق شدید مخالفت کا اور کئی سال تک سامنا کرنا پڑتا۔ اس کا سہرا صرف ان کے سر ہی ہے جیسا کہ مجھے مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب نے بتایا کہ چند ماہ پہلے ان کا ایک بیٹا بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ اس موقع پر غیر احمدی امام نے اصرار کیا کہ جنازہ میں نے پڑھانا ہے مگر مکرم کوسو کجیرا صاحب نے بڑی دلیری اور جرات سے کہا کہ میں بفضل خدا تعالیٰ احمدی ہوں لہٰذا میرے بچے کا جنازہ صرف احمدی مربی ہی پڑھائے گا جس کی مرضی ہو وہ شامل ہو جائے اور جس کی نہ ہو وہ شامل نہ ہو۔ چنانچہ اس نے مکرم مولانا صاحب کو کہا کہ میرے بچے کا جنازہ پڑھائیں۔ سو آپ نے جنازہ پڑھایا جس میں صرف ان احباب نے ساتھ دیا جن کے نام قبل ازیں درج ہو چکے ہیں۔ اس ابتلاء میں مکرم کوسو کجیرا صاحب کی ثابت قدمی کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ احباب اور افراد جو پہلے غیر احمدی امام کے پیچھے عبادات کیا کرتے تھے وہ باقاعدگی سے اپنے عہد و اقرار کے مطابق مربی ہاؤس میں عبادات ادا کرنے لگے۔ سو یہ واقعہ مذکورہ جماعت کی بنیاد کو مضبوط کرنے کا باعث بنا۔

آپ کی دو بیویاں تھیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثیر اولاد سے بھی نوازا تھا۔ آپ کے مالی حالات اچھے نہ ہونے کے باوجود اپنے چندوں کی ادائیگی میں تاخیر نہیں ہونے دیتے تھے۔ آپ میں یہ خوبی بھی پائی جاتی تھی کہ وہ عبادات مربی ہاؤس میں آ کر باجماعت ادا کیا کرتے حالانکہ جہاں وہ دھان کے کھیت میں کام کرتے تھے کوئی دو میل سے زائد فاصلہ پر دریا کے کنارے واقع تھا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آپ کو اکثر بخار رہتا تھا جو بگڑتے بگڑتے میعادی شکل اختیار کر گیا تھا وہ باوجود طبیعت کے ناساز ہونے باقاعدگی سے مغرب و عشاء اور فجر مربی ہاؤس میں ادا کرنے کی کوشش کرتے۔ اور میرے ساتھ مختلف دیہاتوں میں جا کر ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتے۔ آپ میں یہ اچھی صفت بھی موجود تھی کہ وہ اپنی ضرورتوں کے لئے اکثر و بیشتر دفعہ ادھار رقم لیتے تو اپنے وعدہ کے مطابق واپس لوٹا دیتے تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ خوبی وہاں کے معاشرہ میں کم ہی پائی جاتی ہے۔ آپ دیہاتوں میں میرے ساتھ جانے کے علاوہ متواتر چار پانچ ماہ تک مقامی جیل میں قیدیوں میں دعوت الی اللہ کی غرض سے ہفتہ وار اجلاس میں ترجمانی کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ آپ کا ایک بیٹا جس کا نام محمد کجیرا عرف مالا جو مجھ سے کلام الٰہی پڑھا کرتا تھا مربی ہاؤس کی صفائی اور پانی وغیرہ لانے کا کام کیا کرتا تھا اور وہ بھی رضاکارانہ' ان کی یہ خواہش تھی کہ میرا یہ بیٹا جماعت میں مقامی معلم کے طور پر کام کرنے کی سعادت پائے۔ اسی لئے وہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو یہ نصیحت کرتے رہتے تھے کہ ہمیشہ جماعت کے ساتھ رابطہ رکھنا اور اپنے ایمان و عقیدہ میں ثابت قدم رہنا۔

آپ کی طبیعت میں سادگی۔ انکساری اور دیانتداری کے علاوہ خدا تعالیٰ نے غیرت شرم اور حیا کا مادہ بھی بخوبی پیدا فرمایا ہوا تھا جس کا مجھے بھی تجربہ کے طور پر مشاہدہ کرنے کا اتفاق ہوا۔ ہوا یہ کہ ایک دن جبکہ خاکسار خطبہ دے رہا تھا اور آپ ترجمہ کر رہے تھے۔ خطبہ جاری تھا کہ آپ ترجمہ کرتے کرتے اچانک رک گئے اور کوئی ایک آدھ منٹ تک رکے رہے۔ عبادت کی ادائیگی کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ کیا بات ہوئی تھی جو آپ رک گئے تھے۔ کہا کہ دروازہ کھلا تھا کہ باہر صحن میں میری نظر ایک عورت پر اپنا لباس بدلتے پڑ گئی یاد رہے کہ اس صحن میں دو تین اور غیر از جماعت فیملیاں قیام پذیر تھیں۔ اس بات کا مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ شرم سے میں ایک آدھ منٹ تک ترجمہ نہ کر سکا۔ میں ان کے اس واقعہ کو سن کر انہیں داد دیئے بغیر نہ رہ سکا کہ اس ماحول میں بھی خدا تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کی جماعت میں ایسی سعید روحیں پیدا کر دی ہیں۔ اور جن میں شرم و حیاء کا کتنا حسین جذبہ پیدا کر دیا ہوا ہے۔

آخر میں ایک اور واقعہ ان کی استقامت اور ثابت قدمی کا تحریر کئے دیتا ہوں کہ سوا تین سال

باقی صفحہ 6 پر

چند اشعار

تم روٹھ جاؤ گے تو ہمارا رہے گا کیا!
بے بس سی زندگی کا سہارا رہے گا کیا!
آنسو ہوئے ہیں خشک تو تسکینِ دل کہاں؟
دریا ہی جب نہیں تو کنارہ رہے گا کیا!
اخلاص کے بغیر ہیں جوش و خروش ہیچ
جب آگ بُجھ گئی تو شرارہ رہے گا کیا!
کیا کام ہے خلیل کو ان آفلین سے
سورج ہو چاند ہو کہ ستارہ رہے گا کیا!
تنویرؔ قیس سے نہ رہے اس نواح میں
دشتِ جنوں پہ تیرا اجارہ رہے گا کیا

جو خاک کو کر دیتا ہے زر ڈھونڈ رہے ہیں
ہم ایسا کوئی کیمیاگر ڈھونڈ رہے ہیں
معراج کی شب جس سے چمک اٹھے تھے افلاک
اب تک وہ کرنِ شمس و قمر ڈھونڈ رہے ہیں

روشن دین تنویرؔ

مستعد ہے ٹیم میری مجھ کو اس پر فخر ہے
کام جو کرنا ہو وہ مل جل کے کر لیتے ہیں ہم
اپنی اپنی خامیوں اور خوبیوں کو ایک ساتھ
دیکھ کر اک دوسرے میں ان کو کر لیتے ہیں ضم

ابوالہلا اقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

بھارت۔ ٹرینوں میں بم دھماکے

بھارت میں گذشتہ دنوں تین مسافر ٹرینوں میں بموں کے دھماکوں کے نتیجے میں 10۔ افراد ہلاک ہو گئے جبکہ 75 زخمی ہوئے ہیں۔ صوبہ تامل ناڈو میں دو بم دھماکے ہوئے۔ ایک بم دھماکہ تریچی ریلوے اسٹیشن پر ایک مسافر ٹرین (پنڈین ایکسپریس) میں ہوا۔ جس میں 4۔ افراد ہلاک اور 30 زخمی ہو گئے۔ دوسرا بم دھماکہ تقریباً دس منٹ کے بعد اروڈ کے قریب دھوتی پلیام ریولے اسٹیشن پر ایک مسافر ٹرین (کیران ایکسپریس) میں ہوا جس میں دو افراد ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔ چار گھنٹے بعد صوبہ کیرالہ میں دھ پیور ریلوے سٹیشن پر ایک ریل گاڑی میں بم دھماکے سے 4۔ افراد ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے۔ کسی تنظیم نے ان دھماکوں کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ کیرالہ کے حادثے میں بم ٹرین کے اندر ٹائیلٹ میں چھپایا گیا تھا۔ ٹائیلٹ کے قریب سوئے ہوئے دو مرد اور دو عورتیں موقع پر ہلاک ہو گئے۔ یہ بم اتنا طاقتور تھا کہ ٹرین کی تمام بوگیاں بری طرح متاثر ہوئیں۔ حادثہ کے فوراً بعد پولیس سراغرساں کتوں کو لے کر موقع پر پہنچ گئی۔

واضح رہے کہ یہ بم دھماکے بابری مسجد کی شہادت کی پانچویں سالگرہ کے موقع پر ہوئے ہیں۔ بابری مسجد کی شہادت کے پانچ سال کے اندر شمالی بھارت میں فسادات کے نتیجے میں دو ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ تامل ناڈو اور کیرالہ جنوبی بھارت کے آخری سرے پر واقع صوبے ہیں۔

بعد میں ملنے والی اطلاعات کے مطابق ایک نامعلوم مسلح باغی گروپ نے کیرالہ میں ٹرین کے بم دھماکے کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ بم دھماکہ 1992ء میں بابری مسجد کی شہادت کے واقعہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کیا گیا ہے۔ کیونکہ پانچ سال گذرنے کے بعد بھی بھارتی حکومت مسجد کو شہید کرنے والے ملزموں کو گرفتار نہیں کر سکی۔

ایک بھارتی پولیس افسر نے الزام لگایا کہ یہ بم دھماکے مسلمان بنیاد پرستوں نے کئے ہیں۔

سانحہ بابری مسجد کے پانچ سال پورے ہونے پر تامل ناڈو کے مسلمانوں نے احتجاجی مظاہرے کرنے کا اعلان کیا تھا۔ لیکن پولیس نے زبردست کارروائی کرکے پوری ریاست میں 6 ہزار مسلمانوں کو گرفتار کر لیا۔ احتجاجی مظاہرین کے ایک ترجمان نے بتایا کہ پولیس نے ٹرینوں اور لانگ روٹ کی بسوں سے مسلمانوں کو زبردستی نکال کر گرفتار کیا۔

OOO

بھارت کے انتخابات

بھارت میں درمیانی مدت کے انتخابات کے لئے مہم شروع ہو گئی ہے۔ اس وقت بھارت میں جو صورت حال ہے اس کے پیش اس دفعہ بھی کسی سیاسی جماعت کو اکثریت حاصل ہونے کی امید نہیں ہے۔

بھارت کے وزیر دفاع اور سماج وادی پارٹی کے رہنما ملائم سنگھ یادیو نے آئندہ انتخابات میں کانگرس کے ساتھ اتحاد کرنے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کو روکنے کے لئے کانگریس کی مدد لینے میں کوئی برائی نہیں۔ لیکن یونائیٹڈ فرنٹ کے دوسرے رہنما کہتے ہیں کہ زیادہ تر علاقوں میں یونائیٹڈ فرنٹ کے کئی رہنماؤں کے کانگرسی لیڈروں کے ساتھ براہ راست اختلافات ہیں۔ اس لئے ایسا اتحاد قائم ہونا مشکل ہے۔

دریں اثناء پارلیمانی امور کے وزیر سری کانتجینا نے کہا ہے کہ آئندہ لوک سبھا میں کسی بھی سیاسی جماعت کو واضح اکثریت ملنے کی امید نہیں ہے۔ انہوں نے ملک میں نااہلی کے قانون کے نفاذ پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک ہر سال انتخابات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی جماعت یا اتحاد مستحکم حکومت نہیں بنا سکتا تو اس مسئلے کے حل کے لئے غور کیا جانا چاہئے۔

حال ہی میں توڑی جانے والی لوک سبھا میں سب سے بڑی پارٹی بی جے پی کے صدر کے ایل ایڈوانی نے اعلان کیا ہے کہ ان کی جماعت اپنی انتخابی مہم کا آغاز 19۔ دسمبر سے کرے گی۔ بی جے پی اپنے اتحادیوں کے علاوہ نئے اتحادی بھی تلاش کر رہی ہے۔ بی جے پی کا پروگرام یہ ہے کہ وہ قابل لیڈر اور مستحکم حکومت کے نعرے کے ساتھ میدان میں اترے گی۔ اس پارٹی نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ کانگرس اور یونائیٹڈ فرنٹ ابھی یہ اعلان کریں کہ وہ متحد ہو کر الیکشن لڑیں گے یا الیکشن کے بعد متحد ہوں گے۔

قبل ازیں بھارت کے الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ آئندہ انتخابات کی معین تاریخ کا اعلان اگلے سال 5۔ جنوری کے بعد کیا جائے گا۔ الیکشن کمشنر جی وی جی کرشنا مورتی نے کہا کہ یہ انتخابات فروری کے تیسرے ہفتے یا مارچ کے پہلے ہفتے میں ہوں گے۔ چیف الیکشن کمشنر نے کہا کہ انتخابات ہر لحاظ سے غیر جانبدارانہ اور شفاف ہوں گے۔

OOO

روسی طیارے کو حادثہ

روسی فضائیہ کا ایک طیارہ شہری آبادی پر گرنے سے 150۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ طیارہ سائیبریا کے شہر ارکنسک سے پرواز کے لئے اڑا ہی تھا کہ گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارے میں عملے کے 16 افراد اور 30 مسافر سوار تھے۔ روسی فضائیہ کے سربراہ موقع پر پہنچ گئے۔ جبکہ وزارت دفاع نے طیارے کے حادثے کی وجوہات جاننے کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا ہے۔ کمیشن کے ایک رکن نے بتایا ہے کہ طیارہ شہری آبادی پر گرنے سے 100 سے زیادہ افراد ہلاک اور اتنے ہی زخمی بھی ہو گئے ہیں۔

OOO

سری لنکا۔ فوج اور باغیوں میں تصادم

سری لنکا میں فوج اور تامل ٹائیگرز کے درمیان تصادم کے نتیجے میں ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد 150 تک جا پہنچی ہے۔ تاہم فوج اور تامل گوریلوں کی جماعت نے اس بارے متضاد دعوے کئے ہیں۔ سرکاری ذرائع کے مطابق لڑائی میں 150 فوجی ہلاک ہوئے ہیں جبکہ 50۔ لاپتہ ہوئے ہیں۔ فوج کے بیان کے مطابق ان جھڑپوں میں 200 تامل ٹائیگرز ہلاک ہوئے ہیں۔

دوسری طرف تامل باغیوں نے 300 فوجیوں کی ہلاکت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اپنے صرف 50 ٹائیگرز کی ہلاکت کا اعتراف کیا ہے۔

سری لنکا کی فوج نے تامل ٹائیگرز کے خلاف 13۔ مئی "کو آپریشن یقینی ختم" شروع کیا تھا اب تک چھوٹی بڑی لڑائیوں میں ایک ہزار فوجی اور دو ہزار تامل ٹائیگر زمارے جا چکے ہیں۔

OOO

آپ کا خط ملا

مکرم صالحہ قانتہ بھٹی صاحبہ امریکہ سے لکھتی ہیں۔

"Mothers Day" یا "ماں کا دن" یہاں امریکہ میں بہت سے دن منائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک "ماں کا دن" بھی ہے۔ گذشتہ سال ایک خاتون نے ایک اخبار کے نام ایک خط لکھا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ وہ لکھتی ہیں!

"میری بھی ایک بڑی اچھی ماں تھی۔ جسے مجھ سے بہت محبت تھی۔ اس نے میرے لئے بہت قربانیاں دیں۔ میری مدد کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتی تھی۔ جس عرصہ میں پلی۔ بڑھی۔ اور پروان چڑھی۔ کالج سے آگے شادی تک۔ میری ماں نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا۔ میرے بچوں کا جب بھی کبھی کوئی مسئلہ پیدا ہوا۔ میری ماں ہمیشہ میرے قریب رہی۔

آج جب ہم اپنی ماں کو قبرستان میں دفن کرکے گھر پہنچے۔ تو اپنی ماں کی لکھی ہوئی نظم جو اس کی میز کے دراز سے ملی بہت دردناک تھی۔ عنوان تھا

"ابھی وقت ہے"

اے میری بیٹی۔ اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتی ہو تو مجھ سے آج محبت کرو۔ آنے والے کل کا انتظار نہ کرو۔ تاکہ میں جان سکوں کہ تم واقعی مجھ سے محبت کرتی ہو۔ تم اس وقت کا انتظار نہ کرو جب میں ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں اور پھر تم میری قبر کے ٹھنڈے سنگ مرمر کے کتبہ پر لوہے کی بنی ہوئی سخت چھلنی سے چند شیریں الفاظ کندہ کرا کر مطمئن ہو جاؤ۔

اگر تمہیں واقعہ مجھ سے محبت ہے تو مجھے آج بتاؤ۔ نہ کہ تب جب میں ہمیشہ کے لئے سو جاؤں۔

اس وقت میرے اور تمہارے درمیان موت کا پردہ ہو گا۔ اس وقت میں تمہاری آواز بھی نہیں سن سکوں گی۔ منوں مٹی کے نیچے۔ اس لئے اگر تمہیں واقعی مجھ سے محبت ہے چاہے تھوڑی سی ہی کیوں نہ ہو تو مجھے آج بتاؤ۔ جبکہ میں ابھی حیات ہوں۔ تاکہ میں اسے محفوظ کر سکوں۔

آگے لکھتی ہیں۔

"اب وہ جا چکی ہیں۔ اور میں اپنے کئے پر پشیمان۔ کیوں کہ میں اپنی ماں کو کبھی نہ بتا سکی کہ میں اسے کتنا چاہتی ہوں۔ اور اس سے زیادہ یہ کہ جس سلوک کی وہ حقدار تھی وہ سلوک اس سے نہ کیا۔

میرے پاس ہر چیز کے لئے وقت تھا اگر نہیں تھا تو اپنی ماں کے لئے کوئی وقت نہ تھا۔ میرے لئے یہ مشکل بات نہ تھی کہ ایک کپ چائے کبھی اپنی ماں کے پاس بیٹھ کر پی لوں۔ اس بات میں میری سستی ہمیشہ آڑے آئی۔

کیا میری سہیلیاں میری ماں کی جگہ لے سکتی ہیں؟ اس کے جواب کا مجھے بخوبی علم ہے۔

میں جب بھی اپنی ماں کو فون کرتی تھی میں ہمیشہ جلدی میں ہوتی تھی۔ مجھے اب شرم آرہی ہے۔

میرے بچے اپنی نانی اماں کو بہت پیار کرتے تھے۔ بڑے ہو کر بھی اپنے مشکل معاملات میں اسی سے مشورہ لیتے تھے۔ وہ بھی ان کے مسائل سمجھتی تھی۔ مگر اس کے بالمقابل میں ہمیشہ نکتہ چینی کرتی تھی۔ جلدی غصہ میں آجاتی تھی۔ تعریف کے معاملہ میں بہت کنجوس واقع ہوئی تھی۔ مگر میری ماں نے ہمیشہ اور بلا شرط مجھے محبت دی۔

آج یہ دنیا میرے جیسی بہت سی بیٹیوں سے بھری پڑی ہے میں بہت لیٹ ہو چکی ہوں۔ اور اپنے کئے پر شرمندہ۔ اے میری پیاری ماں مجھے معاف کر دے۔

غمزدہ

OOO

بقیہ صفحہ 5

کے قیام کے بعد جب میرا تبادلہ کوئی پچاس میل دور سے شہر U.R.D ہیڈ کوارٹر میں ہوا تو قریباً چار پانچ ماہ بعد یہ اندوہناک اور بڑی افسوسناک خبر ملی کہ ان کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی جو مجھ سے کلام الہی پڑھا کرتے تھے .بقضائے الہی ایک ہفتہ کے وقفہ کے دوران میں وفات پا گئے ہیں۔ چنانچہ خاکسار ان کے پاس اظہار تعزیت کے لئے پہنچا اور ان کی قبروں پر دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بعد میں ان کی مالی حالت میں کشائش عطا کر دی اور پھر —— مقامات مقدسہ کی زیارت کی توفیق بھی عطا فرما دی۔ اور اپنے فضل سے تادم آخر استقامت علی الایمان بھی عطا کئے رکھی۔ یعنی انجام بخیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

ہاں اگر عورت کو مہر مل جائے اور اس پر چار پانچ سال ہو گئے ہوں یا کم از کم ایک سال تک اس کے پاس روپیہ رہ چکا ہو تو پھر اگر وہ اسے اپنے خاوند یا ماں باپ کو دے دے تو میں کہوں گا درست ہے اور پسندیدہ۔ اگر کسی عورت کا مہر ایک ہزار ہو اور اسے خاوند ایک لاکھ اپنی طرف سے دے دے تو میں کہتا ہوں وہ عورت اگر گھر بار کی ضروریات اور حالات سے واقف ہونے کے بعد ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ بھی ماں باپ کو دے دے تو میں کہوں گا اس نے بہت اچھا کیا۔ لیکن اگر ماں باپ شادی کے وقت ہی لیتے ہیں تو یہ بردہ فروشی ہے جو گناہ ہے۔ لیکن جو عورت شادی کے بعد ماں باپ کی مدد کرے گی اور اپنی ضروریات کو سمجھتے ہوئے مہر کی رقم ہی نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ماں باپ کو دے گی وہ خدا تعالیٰ کی مقبول ہوگی۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

بیگم' اور دہلی کے جلسہ اعلان (-) کے عنوانات سے نظموں کے علاوہ شاعر کی نظم "میرا جواب" (جو اس نے اپنے ایک شاعر دوست کے جام شراب پیش کرنے پر) کہی تھی اور انجمن حمایت اسلام لاہور کے مشاعرہ میں گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین صاحب نے باصرار دو دفعہ سنی اور جو انجمن کی سالانہ رپورٹ میں شامل ہے۔

سوم:۔ وہ چند نظمیں جو خدام الاحمدیہ کے جلسوں اور اجتماعات میں پڑھی گئیں اور جن کا سلسلہ 1939ء سے شروع ہوا۔

یہ فقید المثال قومی سرمایہ اب قوم کی خدمت میں پیش ہے۔ اس میں کیا نہیں ہے "نغمات محبت جوانوں کی ذہنی تربیت کا سامان اور آفات و مصائب کو مسکرا کر جھیلنے کی تلقین۔"

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ ملاحظہ ہو شاعر نے کس خوبصورتی سے ہر مصیبت میں مسکرانے کی تلقین کی ہے۔

جب زخم لگیں تو چہروں پر پھولوں کا تبسم لہرائے
فرزانوں کا اتنا ظرف کہاں یہ حوصلہ ہے دیوانوں کا

مرتب۔ مرزا خلیل احمد قمر

یہ مجموعہ کلام مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر دارالنصر غربی ربوہ کے علاوہ الفضل براور زگول بازار ربوہ اور مکرم شکور بھائی صاحب چشمہ والے گول بازار ربوہ سے دستیاب ہے۔

(ی۔ س۔ ش)

OOO

خدام کی توجہ کیلئے

ماہ دسمبر میں مطالعہ کتب کے سلسلہ میں خدام کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سرمہ چشم آریہ" مقرر ہے۔ خدام کثرت سے اس کا مطالعہ کریں اور قائدین کے ذریعہ مرکز کو رپورٹ سے مطلع فرمائیں۔

بقیہ صفحہ 4

خدمت خلق کا رسیا ہے کہ اسے کار کی دیکھ بھال کے لئے چند لمحے بھی میسر نہیں آتے۔

عزیزی حسان میری شادی کے وقت بہت چھوٹے تھے۔ بلکہ جب میں پاکستان سے بیرون ملک کے لئے روانہ ہوا تو اس وقت غالباً ہائی سکول کے طالب علم تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر کو اس بچے سے بے حد پیار تھا اور یہ بچہ بھی ان پر جان نثار کرتا تھا۔ میں نے ان کو اکثر ڈاکٹر عقیل صاحب کی خدمت بڑی محبت سے کرتے ہوئے دیکھا۔ ڈاکٹر صاحب حسان کے پھوپھا تھے۔ عزیزی حسان بہت خدمت گذار اور محبت کرنے والے نوجوان ہیں۔ انہوں نے سندھ کے ایک شکیل و جمیل، سلیقہ منداور پڑھے لکھے گھرانے میں شادی رچائی ہے۔ ان کی بیگم کا تعلق قاضی فیملی سے ہے۔ ان کا خاندان سندھ کی سیاست میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں دو ننھے منھے بچے بھی عطا کئے ہیں۔ ایک کا نام مہوش اور دوسرے کا نام معین ہے حسان' نائلہ قاضی اور ان کے بچوں کو اللہ ہمیشہ خوش رکھے۔ انہوں نے مہمان نوازی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ نائلہ قاضی نے مجھے زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ لیکن جیسا خاندان ہے ویسے ہی ان کی بیٹی۔ چندے آفتاب' چندے ماہتاب۔

سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ اس دوران عزیزم حسان نے ہمیں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے اس مقام کی بھی سیر کروائی جہاں انہوں نے نہایت اعلیٰ خدمات سرانجام دی تھیں۔ اور عظیم الشان شہرت حاصل کی تھی۔ وہ مقام تھا ہیگ جہاں بین الاقوامی عدالت انصاف ہے اس کے دامن میں تصویر بنائی اور حضرت چوہدری صاحب بہت یاد آئے۔ اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ کے مشہور بازار میں لے گئے جسے یورپ کا کوئی سیاح دیکھے بغیر نہیں رہتا اسے Centrum کہتے ہیں جس کے درمیان سے ایک گہرا دریا گذرتا ہے جس میں جہازوں کی آمد و رفت ہوتی ہے اور دونوں طرف حسن و شباب کی رعنائیاں اپنے جوبن پر ہوتی ہیں وہاں کے شاپنگ سینٹر سے کچھ یادگار چیزیں بھی خریدیں جو اس ملک کی یاد کو زندہ رکھتی ہیں۔ پھر یہ ہمیں ہیرے جواہرات کے بازار میں لے گئے جو دنیا میں سب سے زیادہ مشہور تھا اس بازار کے دکانوں کی شان و شوکت' ہیرے جواہرت کی تراش خراش' ان کی چمک دمک اور خوبصورتی بہت خوب تھی۔ یہ بہت مشکل تھا کہ کس ہیرے کو خریدا جائے اور کس کو نہ خریدا جائے لیکن ہیرے جواہرات خریدنے کے لئے زر و جواہر کی متاع بے بہا بھی تو چاہئے مگر اس کی سکت کہاں! لیکن خریدنے والے اور جوہری اپنی پہچان میں نرالی شان رکھتے تھے۔ کبھی ہم ہیرے جواہرات کو دیکھتے اور کبھی ہم ان کو دیکھتے تھے جو ان نگینوں کا انتخاب کرتے تھے۔ عجیب ریل پیل تھی اور عجیب دلکش منظر تھا۔ بہر کیف تھوڑے سے وقت میں اس بندہ خدا نے ہر معروف اور قابل دید مقام کی سیر کروا ڈالی۔ اللہ میرے اس عزیز کو خوش رکھے۔ بالآخر انہوں نے رات گیارہ بجے ہمیں Osten سے یورالائن پر کوپن ہیگن ڈنمارک کے لئے روانہ کیا اور رات گئے اپنے گھر Hasselt پہنچے اور نائلہ قاضی کو یہ خبر سنائی کہ ہم ہادی خالو کو خدا حافظ کہہ کر آئے ہیں۔

OOO

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مطالعہ کتب

ماہ دسمبر 1997ء میں اطفال کے مطالعہ کیلئے کتاب "دینی معلومات" مقرر کی گئی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے اس کا مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ)

مثالی وقار عمل

مورخہ 14۔دسمبر 1997ء کو مثالی وقار عمل کروائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 1

ضیافت نے بتایا کہ آج کل لنگر خانہ میں مہمانوں کے علاوہ ڈیوٹیوں پر متعین خدام و انصار کے لئے بھی کھانا فراہم کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ جلسہ قادیان میں شرکت کرنے والے بعض وفود بھی آ جارہے ہیں۔ لہذا انتظامات اضافی طور پر کرلئے گئے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا جسد خاکی بہشتی مقبرہ میں لے جانے اور تدفین کے لئے بھی تمام انتظامات کرلئے گئے ہیں۔ خدام کی ڈیوٹیاں لگا دی گئی ہیں۔

ربوہ میں ہر جگہ حضرت میاں صاحب کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ آپ کی شاندار اور طویل خدمات سلسلہ کا تذکرہ ہر فرد بشر کی زبان پر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کے درجات ہر لحظہ و ہر آن بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

OOO

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

O مورخہ 97-12-9 کو مکرم کیپٹن (ر) ڈاکٹر عبدالشکور صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کے گردہ کا اپریشن PAF ہسپتال سرگودھا میں ہوا ہے۔ جو کامیاب رہا ہے۔ احباب سے موصوف کی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

O مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب ننگی محلہ دارالفضل ربوہ مورخہ یکم دسمبر 1997ء کو صبح ساڑھے نو بجے بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ موصوف مکرم محمد اکرم خالد صاحب نائب زعیم تربیت دارالصدر غربی ربوہ کے والد تھے۔ 2۔ دسمبر کو بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کروائی۔ موصوف مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ننگی درویش قادیان کے بڑے بھائی اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ننگی سابق مربی سرینام (جنوبی امریکہ) و سیرالیون کے چچا تھے۔ موصوف کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان

O مکرم محمد مقبول صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ کے کچھ ضروری کاغذات جو ہسپتال کے تھے گم ہو گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملیں تو صدر عمومی صاحب کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

تبدیلی نام

O میں نے اپنے بیٹے کا نام ناصر احمد طاہر سے تبدیل کر کے فیضان احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

احمد طاہر کوارٹر نمبر 37 صدر انجمن احمدیہ ربوہ

O میں نے اپنی بچی طاہرہ حیدر کا نام بدل کر ملیحہ حیدر رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے بچی کو اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

غلام حیدر کارکن وکالت علیا تحریک جدید۔ ربوہ

اعلان دارالقضاء

O (مکرم میر نبراس صاحب بابت ترکہ مکرم میجر میر محمد عاصم صاحب)

مکرم میر نبراس احمد صاحب ابن مکرم میجر میر محمد عاصم صاحب ساکن مکان نمبر 697 گلی نمبر 47 سیکٹر G-9/1 اسلام آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم میجر صاحب موصوف بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 30/24 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ برقبہ 1 کنال 9 مرلہ 181 مربع فٹ میں سے 1/2 حصہ ان کا ہے۔ یہ حصہ ان کے جملہ ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم میر نبراس صاحب (پسر)
(2) محترمہ لبیبہ شمس صاحبہ (دختر)
(3) مکرم ڈاکٹر حماد عاصم صاحب (پسر)
(4) مکرم ڈاکٹر رفاد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (30) یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11- دسمبر-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ تہران میں اسلامی سربراہی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مسلمانوں کو دوسروں پر انحصار ختم کرنا ہوگا۔ مسلمانوں کو خوفناک چیلنجوں کا سامنا ہے۔ ایسی صورت میں نئے عالمی نظام کا قیام ناگزیر ہو چکا ہے۔ بے پناہ ظلم وستم کے باوجود کشمیری عوام قابض قوتوں کے سامنے سر جھکانے پر تیار نہیں۔ بھارت غداروں کی مدد سے انہیں کچلنا چاہتا ہے۔ افغانستان، فلسطین اور بوسنیا کی صورت میں مسلمانوں کو بڑے بڑے مسائل کا سامنا ہے۔ بین الاقوامی میڈیا کا رویہ مسلمانوں سے معاندانہ ہے۔ اسلامی اقدار کو مسخ کیا جارہا ہے۔ جواب دینا ہمارا فرض ہے وقت آگیا ہے کہ امت مسلمہ کے تاریخی کردار کا احیاء کریں۔

○ بھارت کے وزیر مملکت برائے خارجہ امور نے کشمیر اور بابری مسجد کے بارے میں قراردادیں منظور کرنے پر اسلامی کانفرنس تنظیم پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ افسوس ایران اپنے وعدے سے پھر گیا ہے۔ ایران نے کہا تھا کہ کانفرنس میں ایسی قراردادیں زیر غور نہیں آنے دے گا۔

○ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کے وکیل عبدالحفیظ پیرزادہ نے مقدمہ کی سماعت کرنے والے دس رکنی بنچ کو کسی آئینی اور قانونی اختیار کے بغیر قرار دیتے ہوئے کہا ہے چیف جسٹس سجاد علی شاہ اب بھی چیف جسٹس ہیں۔ ان کے اختیارات کوئی سلب نہیں کر سکتا۔ ٹیلی ویژن سے خبر اس طرح سنائی گئی جیسے کوئی پٹواری معطل کر دیا گیا ہے۔ کوئٹہ بنچ نے غیر قانونی فیصلے سے عدلیہ اور ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ کوئی عدالت چیف جسٹس کو اپنے حلف کے تحت ذمہ داریاں ادا کرنے سے روک نہیں سکتی۔ پانچ ججوں کا ذاتی معاملہ ہے اس لئے وہ بنچ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ دس رکنی بنچ میں وہ جج بیٹھے ہیں جنہوں نے چیف جسٹس کے عدالتی اختیارات پامال کر رکھے ہیں۔

○ سپریم کورٹ میں چیف جسٹس سجاد علی شاہ کی سنیارٹی اور چیف جسٹس کے طور پر تعیناتی کے بارے میں تحریری جواب داخل کر دیا گیا ہے۔ جس میں چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے لکھا ہے کہ 10۔ رکنی بنچ غیر آئینی ہے۔ مقدمہ کی سماعت نہیں کر سکتا۔

○ سپریم کورٹ میں اس مقدمہ کی سماعت کے دوران عبدالحفیظ پیرزادہ نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ عدلیہ واحد ادارہ ہے جو انارکی روکتا ہے۔ یہ ادارہ خود بھی انارکی کا شکار ہو جائے تو ملک بھی افراتفری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جسٹس صدیقی نے سوال کیا کہ اگر چیف جسٹس کی تعیناتی خلاف آئین قرار دی جائے تو کیا ہوگا۔ اس پر عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا کہ سپریم کورٹ کے 13 اور ہائی کورٹوں کے 42 جج بھی ساتھ جائیں گے۔

○ سپریم کورٹ کے فرائض کی ادائیگی سے روکے جانے والے چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ میں نے 13ویں ترمیم کے کیس کی سماعت کے وقت صدر (فاروق لغاری) کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ میں نے قانون کے مطابق فیصلہ کیا۔ میں ضدی نہیں۔ اصول پرست ہوں۔ عدلیہ حکومت محاذ آرائی کے نتیجے میں عدلیہ کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد مجھے انتقامی کارروائی کا خطرہ ہے دھمکی آمیز خطوط مل رہے ہیں۔ لغاری مستعفی ہو گئے لیکن لوگ مجھ سے اس قسم کی توقع نہ رکھیں۔ آئین اور قانون کی پاسداری کے لئے آخری فیصلے تک لڑوں گا۔ انہوں نے کہا کہ فریق بن جانے والے جج انصاف کیسے کر سکتے ہیں۔ یکطرفہ فیصلے سے بچنے کے لئے مقدمہ میں اپنے دفاع کا فیصلہ کیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے قائمقام چیف جسٹس اجمل میاں اور چیف جسٹس سجاد علی شاہ کے خلاف کیس کی سماعت کرنے والے سپریم کورٹ کے 10۔ رکنی بنچ کے ججوں کے خلاف کیس سماعت کرنے کے لئے بڑا بنچ تشکیل دینے کی سفارش کر دی ہے۔ فاضل عدالت نے اس سلسلہ میں دائر درخواستیں چیف جسٹس کو بھجوا دی ہیں۔ جن میں جسٹس سجاد کے خلاف کیس کی سماعت کرنے والے ججوں پر آئین کو سبوتاژ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ جسٹس اجمل میاں کی تقرری غیر آئینی نہیں۔ غیر معمولی ضرور ہے۔ حکومت کی طرف سے پانچ جج دینے کے بعد اتنا بڑا ری ایکشن جسٹس سجاد کی زیادتی تھی۔

○ وفاقی وزیر قانون وانصاف خالد انور نے کہا ہے کہ عدلیہ کا کردار محدود نہیں کیا جائے گا۔ صدر اور چیف جسٹس کی سازش نے نظام مفلوج کر دیا تھا۔ لغاری نے ہر ملاقات میں نظام بچانے کی بات کی تھی لیکن عملاً کردار مختلف رہا۔ سازشیوں کے خلاف آرٹیکل 6 کے تحت کارروائی؟ سوال یہ ہے کہ عمل کون کرائے۔ امریکی صدارتی نظام بھی نافذ کر دیا جائے تو مارشل لاء لگ جائے گا۔ اس وقت سب سے اہم سوال 31 دسمبر تک عالمی مالیاتی اداروں کو مالیاتی قسط ادا کرنے کا ہے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے کہا ہے کہ فاروق لغاری کٹھ پتلی وزیر اعظم چاہتے تھے۔ انہوں نے چیف جسٹس سے مل کر حکومت ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ "لغاری کا انٹرویو" بلی تھیلے سے باہر آگئی ہے۔

○ "کیا قائمقام چیف جسٹس صدر سے حلف لے سکتا ہے؟" آئین کی رو سے صرف چیف جسٹس صدر سے حلف لے سکتا ہے۔ قائمقام چیف جسٹس کا ذکر نہیں ہے۔ اس سوال پر آئینی ماہرین ایک اور "آئینی بحران" کے پیدا ہونے کا خدشہ ظاہر کر رہے ہیں۔

○ حکومت پنجاب نے تمام کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ احتساب کمیٹیاں بننے تک شادی بیاہ کی تقریب میں "کھانا" پیش کرنے پر کارروائی نہ کریں تاہم ایسی شادیوں کا ریکارڈ ضرور رکھا جائے جہاں کھانا پیش کیا جائے تاکہ احتساب کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد ان پر ایکشن لیا جا سکے احتساب کونسل نے کہا ہے کہ کوئی غلط فہمی میں نہ رہے۔ کھانا دینے والوں کا احتساب ہوگا۔

○ حکومت نے پنجاب بھر کے تعلیمی سربراہوں کو ہدایت کی ہے کہ ساتویں جماعت کی طالبات کو برقع پہننے کا حکم دیا جائے۔ اور اگلے تعلیمی سال سے اس پر عمل درآمد ہوگا۔

○ سابق صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ پوری طرح سوچ سمجھ کر ہی دوبارہ سیاست میں قدم رکھوں گا۔ قوم کو پتہ نہیں کہ حکمرانوں نے باوقار ادارہ کس طرح پامال کیا۔

سیل سیل سیل
جاپانی کمبل مردانہ • لیڈیز اور جینٹس گرم سوٹ
برقعہ ریڈی میڈ پر سیل جاری ہے فائدہ اٹھائیے
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
(فون: 213161)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

تشخیص علاج ادویات
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ • پوسٹ کوڈ 35460 فون: 212399
خصوصی رعایت یکساں

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰/- ۶۰ گرام ۹۰/- ۱۰۰ گرام ۱۵۰/- روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

PIM'S STUDIO
واہ کینٹ میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اپنی زندگی کے یادگار لمحات جدید آلات سے محفوظ کریں۔ سٹل فوٹوگرافی کیلئے خدمات حاصل کریں • رنگین و بلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے سٹوڈیو پر تشریف لائیں۔ احمدیوں کیلئے خصوصی رعایت
پمز سٹوڈیو B-64 نزد سنٹرل مارکیٹ لالہ رخ واہ کینٹ
پروپرائیٹر فہیم احمد پم

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی بیشمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ لمیٹڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834

مشروم کی کاشت
مشروم جسے اردو میں کھمبی کہتے ہیں بے پناہ غذائی اجزاء پر مشتمل لذیذ سبزی ہے۔ بلڈ پریشر دل کے امراض اور موٹاپے کے لئے یکساں مفید ہے کھمبی کی کاشت کے لیے پاکستان میں نومبر اور دسمبر کا موسم نہایت سازگار ہے۔ یہ گھر میں کسی فالتو کمرے یا شیڈ کے نیچے یا وسیع پیمانے پر پولٹری شیڈ کے اندر آسانی سے کاشت کی جاسکتی ہے نہایت منافع بخش فصل ہے۔ بیج کے حصول اور دیگر اہم معلومات کیلئے جلد رابطہ کریں۔
کاشت کیلئے کوالیفائیڈ سٹاف کی رہنمائی میسر ہے۔
ریناز انٹرپرائزز سول ڈسٹری بیوٹر برائے مشروم سپان اینڈ کمپوسٹ۔
10 ڈکٹ پلازہ آئی 10 مرکز سوہنی روڈ اسلام آباد فون 441265 فیکس 454964